استاد کا نام:۔ تنزیلہ ناز

ای میل:۔

موبائل نمبر:۔

کلاس کا نام:۔ ایم۔ اے

سمسٹر:۔ پہلا

کورس کوڈ:۔ 601

کریڈٹ آورز:۔ 03

موضوع / کورس کا نام:۔ افسانوی ادب

موضوع کا تعارف:۔ جامعہ بلوچستان کے امتحان ایم۔ اے اردو
(پہلا سمسٹر) کا دوسرا پرچہ افسانوی ادب کے فنی مباحث سے متعلق ہے۔
اس پرچے میں داستان کے فنی مباحث (باغ و بہار خصوصی مطالعہ
ناول کے فنی مباحث (امراؤ جان ادا، خصوصی مطالعہ) افسانہ کے فنی مباحث
(تین افسانہ نگاروں کے فن افسانہ نگاری کا خصوصی مطالعہ) کا جائزہ لیا جائے گا
اپنے موضوعات کے لحاظ سے یہ پرچہ کافی پھیلاؤ رکھتا ہے۔ کیونکہ اردو افسانوی
ادب اپنی ابتداء سے منزل بہ منزل ارتقائی مراحل طے کرتی چلی آئی ہے
اور مختلف موسم کے تغیرات اور تقاضوں نے اس کا رنگ و رخ بدلا ہے۔
یہ پرچہ • اردو نثر کے جملہ اصناف و فنی اسالیب کا مکمل احاطہ کرتی ہے۔
اس میں بیک وقت فن افسانہ نگاری، فن ناول نگاری، فن داستان نگاری پر
مفصل اور معتبر بحث ہے۔ اس کورس کے مواد کی فراہمی کے سلسلے میں یہ بھی
پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہ امتحانی ضرورت کے لئے طلباء کی کوئی تشنگی افسانوی ادب
کے حوالے سے باقی نہ رہے۔ اس سمسٹر میں صرف فنی موضوعات کو پیش نظر رکھا گیا ہے
تاکہ یہ جامع کورس ہو اور طلباء کی نصابی ضرورتیں بڑی حد تک پوری ہو سکے۔

افسانوی ادب

*افسانے کے فنی مباحث:- تمام اصناف نثر و نظم میں مختصر افسانہ کی عمر سب سے چھوٹی ہے۔ مختصر افسانہ بیسویں صدی کی پیداوار ہے۔ اور اُس وقت سے لیکر اب تک اِس نے اتنی شکلیں بدلیں کہ ادب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے یہ صورت حد درجہ حیرت انگیز اور غیر یقینی ہے۔ لیکن اِس کی حیرت کی کیفیت اُس وقت کم ہونے لگتی ہے جب پڑھنے والا (مطالعہ کرنے والا) یہ محسوس کرتا ہے کہ افسانے نے ایک معاشرتی اور سیاسی فضا میں جنم لیا تھا۔ اِسی لیے اصلی آغوش میں جنم لینے اور پروان پانے والی / پرورش پانے والی صنف ادب میں بھی کوئی غیر معمولی بات نہ ہوتی تو حیرت انگیز ہوتی۔ افسانے کا بنیادی عنصر زندگی ہے۔ اور افسانہ ہماری زندگی کی عکاسی، تشریح اور تبصرہ ہے۔ مختصر افسانہ بیسویں صدی نے زندگی کے انتشار کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس لیے زمانہ اور عہد کے اِس انتشار کا صحیح شعور اور عکاسی بن کر سامنے آیا۔

افسانہ جس زمانہ کی چیز ہے۔ اس زمانہ کی ساری خصوصیات اس میں موجود ہوتی ہے۔ افسانے نے نئے زمانے کے اور اس نئے زمانے کے انسان کے لیے "وہ سب کچھ مہیا کر دیا جس کی اُسے طلب تھی۔" یہ صنف اردو کی نثری اصناف میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اردو کی نثری اصناف میں افسانے کو جو *قربت حاصل ہے۔ اور بیسویں صدی میں اُس نے جو ترقی حاصل کی ہے۔ اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔

*:- ایک طرف تو اس میں ماضی کی شاندار روایت ہے۔

*:- دوسری طرف جدید افسانے کے اظہار ذاتی تجربے، ضمنی بلندیاں اور نئے نئے مسائل ہیں۔ جو قابل غور ہیں۔ ع

افسانہ کی اِس مقبولیت کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ افسانہ کے فن نے

Scanned with CamScanner

بڑی تیزی کے ساتھ نئی راہیں اختیار کیں۔ زمانے کے تغیر کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ افسانے کے فن کو ابھی اور بھی بدلنا ہے۔ بہت سی راہیں طے کرنی ہے۔ بہت تجربوں کی گنجائش ابھی بھی باقی ہیں۔ ماضی کی شاندار روایتوں کے ساتھ روشن مستقبل کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔ اس میں فن افسانہ نگاری کے بے انتہا نئے امکانات پوشیدہ ہیں۔

* افسانے کے فنی مباحث پر بحث کرنا یا افسانے کے فن کے متعلق کچھ بھی کہنا حرف آخر نہیں ہے۔ لیکن افسانہ کے فنی مباحث پر بحث سے پہلے یہ بہت ضروری ہے کہ پہلے یہ جانا جائے کہ افسانہ کیا ہے؟

"افسانہ کی حقیقت"

افسانہ کیا ہے؟

ادب کی ایسی تمام اصناف کی حتمی تعریف ممکن نہیں ہے جو موضوع، تکنیک اور ہیئت کے تجربوں کی زد میں ہوں۔ مختصر افسانے کی بھی کئی تعریفیں کی گئی ہیں۔

"ا۔ مختصر افسانہ وہ ہے جو مختصر ہو" (ایڈورڈ جی او براؤن)

"۲۔ مختصر افسانہ وہ افسانہ ہوتا ہے جو طویل نہ ہو" (جان ہیڈ فیلڈ)

"۳۔ مختصر افسانہ دراصل ایسے قصے کو کہا جا سکتا ہے جو ایک گھنٹے کے اندر پڑھا جا سکے" (ایچ۔ جی۔ ویلز)

۴۔ "مختصر افسانہ ایسا نثری بیانیہ ہے جسے آدھ گھنٹے سے ایک یا دو گھنٹوں کے وقت میں پڑھا جا سکے" (ایڈگر ایلن پو)

یہ درست ہے کہ ان تمام ناقدین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مختصر افسانہ مختصر ہے اور بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ ناول کے مقابلے میں کم وقت میں پڑھا جا سکتا ہے۔ مختصر افسانے کے فن کے بارے میں مختلف آراء کا باعث

یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اس صنف کے بارے میں ایسے ناقدین کی آرا پر نظر ڈالی جائے۔ جنھوں نے اس صنف کی فنی مبادیات سے متعلق بات کی ہے/ کہی ہے جو جس سے اس صنف ادب کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

ناقدین کی آراء:-

۱۔ "پورے مضمون (افسانہ) میں کوئی لفظ بھی نہیں لکھنا چاہیئے۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ پہلے سے طے شدہ خاکے سے مطابقت نہ رکھتا ہے۔" (ایڈگر ایلن پو)

"وہی مختصر افسانہ کامیاب کہلائے گا۔ جو قاری کے دل میں خوشی، غم یا خوف کے جذبات پیدا کر سکے۔ یا اس کے جذبات میں تلاطم پیدا کر سکے۔" (۲) (ایچ۔ جی ویلز)

"نثری تخلیق کی ایسی قسم جو ناول کے مقابلے میں زیادہ بھرپور، مربوط اور جذبات سے مملو ہوتی ہے۔" (۳) (Encyclopedia Britanica)

"ایک ناظر کو خواہ وہ کسی کا ہو اپنے اوپر طاری کر کے اس انداز سے بیان کر دینا کہ وہ سننے والے پر بھی وہی اثر کرے یہ افسانہ ہے۔" (۴) (اردو افسانے میں روایت اور تجربہ)

"مختصر افسانہ جس شدت احساس سے متاثر کرتا ہے۔ جسے ناول برقرار نہیں رکھا جا سکتا (۵)

ان تمام تعریفوں سے اگر ہم مختصر افسانے کو نکال کر اس کا جائزہ لیں تو افسانے کی فنی اصلیت کے بارے میں چار ابتدائی اصول نظر آتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

چار بنیادی فنی اصول:۔

(۱):۔ اسے نثر میں بیان کیا جاتا ہے۔

(۲):۔ یہ کہانی ہی کی ایک شکل ہے جو عہدِ جدید نے بنائی۔

۳:۔ ناول کے مقابلے میں اس کا کینوس محدود نہیں مختصر ضرور ہے۔

۴:۔ ناول کے مقابلے میں تاثر کی مرکزیت اور احساس کی شدت زیادہ ہے۔

افسانے کا لفظ بالعموم مختصر افسانہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں بعض لوگ "SHORT STORY" کا عین میں ترجمہ "مختصر افسانہ" کرتے ہیں۔

"اردو افسانہ اور فکشن"۔ بعض لوگ "SHORT Fiction" کہتے ہوئے یہ تصور باندھ لیتے ہیں کہ افسانہ تو ناول کا مشتق اجزا ہے۔ یہ بات درست نہیں بلکہ درست بات یہ ہے کہ:۔

۱:۔ شارٹ سٹوری کا اردو میں متبادل "افسانہ" ہے مختصر افسانہ نہیں اور یہ بھی کہ یہ لفظ پہلے سے ہی ہمارے یہاں موجود تھا۔

۲:۔ اردو افسانہ، ناول کی تصغیری صورت نہیں۔ دونوں اپنے مزاج اور تکنیک میں الگ ہوجاتے ہیں۔

۳:۔ ہمارے ہاں جب کہیں اور جہاں بھی اردو فکشن کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے تو اس سے اردو افسانہ اور اردو ناول کی اصناف مجموعی طور پر مراد ہوتی ہے۔ یہ محض ناول سے مختص نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

مختصر افسانے سے مراد وہی افسانے ہیں جو مغربی ادب سے متاثر ہو کر لکھے گئے ہیں۔ اور جہاں تک اردو میں مختصر افسانہ کا تعلق ہے۔ وہ بھی مغربی ادب سے متاثر ہو کر لکھے گئے ہیں۔ یہ بھی بیسویں صدی کی پیداوار ہے۔

اردو کا پہلا افسانہ نگار:- یہ اردو افسانے کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ابتدا میں ہی اچھے نام مل گئے تھے۔ جنہوں نے اردو افسانے کو بام عروج تک پہنچایا۔ بعض ناقدین کے نزدیک اردو افسانے میں ہمیں جو ابتدائی افسانہ نگار ملتے ہیں ان میں دو نام نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایک سجاد حیدر یلدرم کا، دوسرا منشی پریم چند کا۔ دونوں کی افسانہ نویسی کی ابتدا کم و بیش ایک ہی زمانے سے ہوتی ہے۔

بعض ناقدین نے پریم چند کو اردو کا پہلا افسانہ نگار قرار دیا ہے۔ کیونکہ پریم چند کا پہلا افسانہ جو ملا ہے جو ۱۹۰۵ء کا لکھا ہوا ملا ہے۔ جبکہ بعض نقادوں نے سجاد حیدر یلدرم کو اردو کا پہلا افسانہ نگار قرار دیا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک انہوں نے جتنے افسانے لکھے وہ زیادہ ترکی ادب سے ترجمہ کئے ہوئے ہیں جبکہ ڈاکٹر معین الرحمن نے یلدرم کے ایک قدیم افسانے "نشے کی ترنگ" کی نشان دہی کی ہے۔ جو اردوئے معلی میں شائع ہوا تھا۔

جبکہ جدید تحقیق کے مطابق اردو کا پہلا افسانہ "نصیر اور خدیجہ" سمجھا جاتا ہے۔ جو ۱۹۰۳ء میں مخزن میں شائع ہوا۔ جس کے مصنف علامہ راشد الخیری ہیں۔ زمانی اعتبار سے یہ افسانہ راشد الخیری کو اپنے معاصر افسانہ نگاروں پر فوقیت دیتا ہے۔

انگریزی ادب میں افسانے کے ابتدائی تجربے امریکی افسانہ نگار نتھینیل ہاتھورن اور ایڈگر ایلن پو نے کئے تھے مگر ایسے فنی شہ پاروں کے ساتھ چیخوف اور موپساں نے

Scanned with CamScanner

پیش کیا۔ برصغیر کی زبانوں میں بنگالی زبان میں سب سے پہلے افسانہ نگاری کا رجحان پیدا ہوا۔

افسانوی ادب کا نصاب چار بنیادی اصناف سے متعلق ہے۔

۱:۔ داستان ۔ ۲:۔ ناول ۔ ۳:۔ افسانہ ۔ ۴:۔ ڈرامہ

داستان، ناول، افسانہ، ڈرامہ کی انفرادی خصوصیات:۔ داستان، افسانہ، ناول اور ڈرامہ میں کئی مشترک پہلوؤں سے قطع نظر کہانی کی ان مختلف اصناف میں سے ہر ایک کی اپنی ایک امتیازی خصوصیت ہوتی ہے۔ جو اسے دوسری اصناف سے الگ اور ممتاز رکھتی ہے۔

داستان:۔ میں تخیل اور تصور کی رنگینی ہوتی ہے۔ قصہ در قصہ

ڈرامہ:۔ کشمکش اور تصادم

ناول:۔ زندگی کی وسعت اور گہرائی

افسانہ: موضوع کی اکائی ۔ یہ انفرادی خصوصیات ہیں۔

افسانے کو دوسری طرح کی کہانی سے منفرد اور ممتاز کرنے والی بنیادی بات یہی ہے کہ افسانے میں واضح طور پر کسی ایک چیز کی ترجمانی اور مصوری ہوتی ہے۔ ایک واقعہ، ایک مقصد، ایک کردار، ایک جذبہ، ایک ذہنی کیفیت ایک احساس، ایک تاثر، کو کہانی میں اس طرح بیان کرنا کہ وہ دوسری چیزوں سے الگ اور نمایاں ہو کر پڑھنے والے کے جذبات و احساسات پر اثر انداز ہو۔ افسانہ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

افسانہ ایک مسئلہ نہیں ہوتا، یہ بہت ساری تکنیکس میں اور متنوع ہوتا ہے۔

افسانے کی ہیئت (FORM).

اگرچہ ایک افسانہ نگار کا افسانہ دوسرے افسانے سے مختلف ہوتا ہے۔ تاہم ان میں کچھ اجزائے ترکیبی ایسے ہوتے ہیں جو قدرِ مشترک کے طور پر افسانے میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو افسانے کو ایک عام کہانی سے الگ کر کے اسکی ہیئت کو نمایاں کر سکتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱:۔ وحدت تاثر:۔ افسانے کی سب سے بڑی خصوصیت اور بنیادی شرط وحدت تاثر ہے۔ معنی اعتبار سے افسانے کا ایک ہی تاثر آغاز سے انجام تک رہنا چاہیئے۔ وحدت تاثر کا اختصار کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

۲:۔ اختصار:۔ کم سے کم لفظوں میں بڑی بات کو بیان کرنا اختصار کہلاتا ہے۔ افسانہ نگار کو تفصیلات میں جانے کے بجائے اشارے کنائے سے کام لینا پڑتا ہے۔ مختصر افسانے کی طوالت اتنی ہونی چاہیئے کہ اسے ایک نشست میں پڑھا جا سکے۔ ایسے تمام واقعات، کرداروں، بیانات کو کہانی میں شامل کرنے سے احتراز کیا جائے جو وحدت تاثر کی راہ میں حائل ہوں۔

۳:۔ پلاٹ:۔ پلاٹ کا لفظ انگریزی زبان سے لیا گیا ہے۔ بعض اوقات ماجرا اور روداد کے لفظ پلاٹ کے اردو مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

سید عابد علی عابد کے بقول

"مربوط واقعات کا وہ سلسلہ جو کسی داستان یا ناول میں پایا جاتا ہے۔ پلاٹ ہے۔"

واقعہ یا واقعات کا آغاز و ارتقا، پھر عروج یا منتہا Climax تک پہنچنا اور اس کے بعد موزوں نتیجے پر پہنچنا۔ اسی ترتیب و تنظیم کا نام پلاٹ ہے۔ خام مواد کا ڈھانچہ جس پر افسانے کی عمارت قائم رہتی ہے۔

Scanned with CamScanner

۴: موضوع:- افسانے کی بنیاد موضوع ہے۔ افسانہ نگار کا موضوع زندگی ہے۔ افسانے کا موضوع جاندار ہونا چاہیے۔ ورنہ پلاٹ کی دلکشی اور وحدت تاثر کے باوجود افسانہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن افسانہ زندگی کے صرف ایک پہلو کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ پوری زندگی کے بجائے صرف ایک گوشے کی جھلک دکھاتا ہے۔

۵:- زمان و مکان:-

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی وحدت زمان و مکان کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

"افسانے کا کینوس جگہ اور زمانے کے لحاظ سے محدود ہو اس کی کہانی طویل عرصے یا مختلف جغرافیائی علاقوں تک پھیلی ہوئی نہیں ہونی چاہیے۔

۶:- کردار نگاری:- افسانے کے کرداروں کو انسانی زندگی کی خصوصیات اور انسانی اخلاق و عادات کا حامل ہونا چاہیے۔ اور ان کرداروں کا عمل بھی انسانی فطرت کے مطابق ہونا چاہیے۔ افسانے کی کامیابی کا بڑی حد تک دار و مدار اس بات پر ہے۔ کہ افسانہ نگار نے کردار نگاری کرتے وقت انسانی زندگی کے حقائق۔ نفسیات اور فطرت کو کہاں تک ملحوظ رکھا ہے۔

سید عابد علی عابد کے نزدیک

"کردار اصولاً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جامد اور دوسرے ڈرامائی یا متحرک۔

۷:- مکالمہ نگاری:- افسانے کے مکالمے جس قدر مختصر۔ سادہ۔ فطری دلچسپ اور برجستہ ہوں گے۔ افسانہ اسی قدر کامیاب ہوگا۔ یہی مکالمے موقع محل کے مطابق ہوں اور کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

۸:۔ **اسلوب:۔** افسانہ کے لیے افسانہ نگار کا اسلوب بیان بہت اہمیت رکھتا ہے۔

عابد علی عابد کے نزدیک

" اسلوب سے مراد کسی لکھنے والے کی وہ انفرادی طرز نگارش ہے جس کی بنا پر وہ دوسرے لکھنے والوں سے ممیز ہو جاتا ہے"

۹:۔ **منظر نگاری:۔** منظر نگاری کو افسانے میں بھی اہم مقام حاصل ہے۔ افسانہ نگار کو منظر نگاری کرتے وقت اس طرح بیان کرنا چاہیے کہ ان چیزوں کا اصلی منظر آنکھوں کے سامنے پھر جائے۔

۱۰:۔ **مشاہدہ:۔** ہر افسانہ اپنے خالق افسانہ نگار کی قوت مشاہدہ کا پتا دیتا ہے۔ افسانہ نگار کا مشاہدہ جتنا تیز ہوگا۔ اتنا ہی افسانہ کامیاب ہوگا۔

۱۱:۔ **دلچسپی:۔** افسانے کی کامیابی کے لیے دلچسپی کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ دلچسپی موضوع بھی ہو سکتی ہے۔ پلاٹ، کردار، واقعات اور مجموعی تاثر میں بھی

۱۲:۔ **مقصدیت:۔** بعض ناقدین کے نزدیک کسی بھی ادب پارے کو مقصد کے تابع نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم کچھ اس کے معترف ہیں۔ افسانے کے لیے مقصدیت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اچھا افسانہ وہی ہے جس میں مقصدیت کے ساتھ ساتھ فنی تقاضوں کا بھی خیال رکھا جائے۔

" مواد، اسلوب، ہیئت اور تکنیک کا فرق"

[redacted] ممتاز شیریں کے نزدیک

" تکنیک کی صحیح تعریف ذرا مشکل ہے۔ مواد، اسلوب اور ہیئت

سے ایک علیحدہ ظرف۔

فن کار مواد کو اسلوب سے ہم آہنگ کرکے اسے ایک مخصوص طریقے سے متشکل کرتا ہے۔ افسانے کی تعمیر میں جس طریقے سے مواد ڈھالا جاتا ہے وہی "تکنیک" ہے۔ ایک عام سی مثال سے ذرا وضاحت کر دیتی ہوں۔ مثلاً ایک برتن بنانے کے لیے سب سے پہلے مٹی کی ضرورت ہے۔ اسے "خام مواد" سمجھ لیجیے۔ پھر اس میں رنگ ملایا جائے گا۔ یہ "اسلوب" ہے۔ پھر کاریگر مٹی اور رنگ کے اس مرکب کو اچھی طرح گوندھتا، توڑتا مروڑتا، دباتا کھینچتا، کسی حصے کو گول کسی کو چوکور، کہیں سے لمبا، کہیں سے گہرا اور مخصوص شکل پیدا ہونے تک اسی طرح ڈھالتا چلا جاتا ہے۔ تکنیک کے لیے یہ ایک موٹی مثال ہے آخر میں جو شکل پیدا ہوتی ہے۔ اسے ہیئت کہتے ہیں اور جو چیز بنتی ہے وہ "افسانہ"۔

افسانے کے موضوعات اور خام مواد:- یہ دنیا/زندگی افسانے کے موضوعات سے بھری پڑی ہے۔ افسانہ نگار کا مشاہدہ تجربہ اور حسن انتخاب شرط ہے۔ **موضوعات کے چند مخزن:-** ۱:- مناظر قدرت، ۲:- جاندار اشیاء، ۳:- بے جان اشیاء، ۴:- حیات انسانی

موضوع کی تلاش کے بعد افسانے کی سرخی کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ افسانے کی سرخی ہی اتنی جاذب نظر ہو کہ قاری افسانہ پڑھے بغیر نہ رہیں۔ سرخی کی طرح افسانے کی تمہید بھی ایسی ہو کہ قاری افسانہ جلد از جلد پڑھنے کے لیے بیتاب ہو جائے۔

افسانے کی تحریک:- افسانے میں واقعات کی ترتیب بھی اتنی ڈرامائی ہو کہ افسانہ نگار کے افسانے کو پڑھنے کے لیے قاری کے دل میں ایک اضطراب برپا ہو اور وہ آگے اور آگے جانے کے لیے دل میں ایک تحریک محسوس کرے۔

پلاٹ کی اقسام:۔ افسانے میں پلاٹ دو طرح کا ہوتا ہے۔ منظم اور غیر منظم۔ منظم پلاٹ واقعات اور کردار میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ غیر منظم پلاٹ میں ایسا نہیں ہوتا۔ افسانے کا پلاٹ سادہ اور مخلوط دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔ سادہ پلاٹ میں ایک ہی قصہ اور مخلوط میں مختلف قصے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔

افسانے کی فنی ترتیب

افسانے کی فنی ترتیب:۔ افسانے کی فنی ترتیب کے متعلق مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی افسانہ خواہ وہ دوسری حیثیتوں سے کتنا ہی بلند اور لطیف کیوں نہ ہو اُس وقت تک فن کی نازک بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک اِس میں فنی ترتیب کا خاص خیال نہ رکھا گیا ہو۔ ترتیب کا فن ایسا ہے جس کی مدد سے افسانے کے مختلف اجزاء میں تناسب پیدا کر کے اِس میں فنی باریکیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پلاٹ کی دلکشیاں اُسی وقت جذبات پر قبضہ کر سکتی ہیں۔ جب ان میں فنی ترتیب کا سحر شامل ہو۔ کردار کی حقیقت بھی اُسی وقت ہے۔ جب تک اُسے فنی ترتیب کی مدد سے ماحول اور واقعات کا مطابق نہ بنایا گیا ہو۔

افسانہ نگار کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ فنی ترتیب کو حقیقتہ افسانے کے مقصد کا تابع رہنا چاہیے۔ کیونکہ اصل چیز مقصد ہے۔ فنی ترتیب صرف اُسے قابل قبول بنانے کے کام آتی ہے۔ افسانہ زندگی میں فنی ترتیب کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اِسکی تیاری میں ایک کامیاب افسانہ نگار مشاہدہ، تخیل، مطالعہ اور غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ کسی بھی افسانے میں اچھی فنی ترتیب کے بغیر مقاصد میں کامیابی محال ہے۔

افسانے کی واضح تعریف کرنا یا اُسکی تکنیک پر بحث کرنا، یا اُس کے فنی مباحث یا اجزائے ترکیبی متعین کرنا اور مقرر کرنا ممکن نہیں۔ صرف اتنا ضروری ہوتا ہے کہ افسانہ پڑھتے وقت افسانہ ہی معلوم ہو۔

Scanned with CamScanner